43479-جماع كيا ہے ؟

سوال

جماع كرنے كے بعد غسل كرنا واجب ہے، ليكن جماع سے كيا مراد ہے، آيا بوس وكنار كرنا جماع شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

ہر بوس وكنار جماع شمار نہيں ہوتا،
بلكہ جماع يہ ہے كہ مرد كى شرمگاہ (عضو تناسل كا اگلا حصہ) عورت كى شرمگاہ ميں داخل ہو جائے، اگر ايسا ہو جائے تو جماع ہو جائيگا، چاہے پورا عضو تناسل داخل نہ بھى ہو، يا عضو كا كچھ حصہ داخل كيا ہو تو اس سے جماع ہوگا، اس كى دليل احاديث ميں موجود ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان
كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا :

" جب مرد عورت كى چاروں شاخوں كے
مابين بيٹھے اور پھر اس كى كوشش كرے تو غسل واجب ہو گيا "

صحيح بخارى حديث نمبر (291) صحيح
مسلم حديث نمبر (525).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح البارى
ميں كہتے ہيں :

حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ
وسلم كا يہ فرمانا كہ :

" پھر اس كى كوشش كرے "

يہ عورت كى شرمگاہ ميں عضو داخل كرنے
سے كنايہ ہے.

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

"جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے
درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے کے ساتھ مل گیا تو غسل واجب ہو گیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہیں :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان :

"اور ختنہ ختنے سے چھو جائے تو غسل
واجب ہو گیا"

علماء کرام کہتے ہیں : اس کا معنی یہ
ہے کہ آپ نے اپنا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر لیا، اس سے مراد حقیقی
چھونا اور مس کرنا نہیں، وہ اس طرح کہ عورت کا ختنہ شرمگاہ کی اوپر والی طرف ہوتا
ہے، اور جماع میں عضو تناسل اسے مس نہیں کرتا.

اور علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر
مرد نے اپنا عضو عورت کے ختنہ پر رکھا اور اندر داخل نہ کیا تو غسل واجب نہیں ہوگا،
نہ مرد پر اور نہ ہی عورت پر، چنانچہ یہ اس پر دلالت کرتا ہے جو ہم بیان کر چکے
ہیں، اور چھونے سے مراد برابری ہے، اور اسی طرح ایک روایت میں یہ درج ذیل الفاظ
بیان ہوئے ہیں :

"جب دونوں ختنے مل جائیں"

یعنی دونوں برابر ہو جائیں" انتہی.

اور "المجموع" میں کہتے ہیں :

"غسل کا وجوب اور جماع کے متعلق سب
احکام میں شرط یہ ہے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں پورا داخل ہو جائے، اور
احکام میں یہ شرط نہیں کہ کہ عضو کے اگلے حصہ میں کے ساتھ تعلق نہیں " انتہی.

دیکھیں: المجموع (150/2).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح
الباری" میں کہتے ہیں:

"چھونے اور ملنے سے مراد برابر ہونا
ہے، اس کی دلیل ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جب تجاوز کر جائے"

یہاں حقیقی مس اور چھونا مراد نہیں،
کیونکہ عضو تناسل کے داخل ہونے کے وقت اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا" انتہی.

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ایک حدیث میں "المحاذاۃ" یعنی
برابر کے الفاظ وارد ہیں، اور ایک میں "الملاقاۃ" اور ایک میں "الملامسۃ" اور
ایک میں الالصاق" کے الفاظ ہیں، اور ملاقات سے برابر ہونا مراد ہے" انتہی.

اور قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کہتے
ہیں:

"جب عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی
شرمگاہ میں چلا جائے تو ملاقات ہو گئی" انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی
کہتے ہیں:

"یہ تو معلوم ہی ہے کہ ختنہ عضو
تناسل کے اگلے حصہ میں ہوتا ہے، چنانچہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر عورت کے ختنہ والی
جگہ سے اس وقت تک نہیں چھو سکتا جب تک عضو تناسل کا اگلا حصہ اندر داخل نہ ہو، اس

لیے ہم نے جماع میں غسل واجب ہونے کے لیے شرط یہ لگائی ہے کہ : عضوتناسل کا اگلا
حصہ یعنی سر شرمگاہ میں غائب ہوجائے.

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی
اللہ تعالی عنہم کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں :

" جب دونوں ختنے مل جائیں، اور عضو
تناسل کا سر چھپ جائے تو غسل واجب ہوگیا " انتہی.

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (611)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (11
/323).

اس بنا پر ختنہ کا ختنے سے ملنا " اور
" دونوں ختنوں کا آپس میں ملنا " سے مراد مرد کے ختنہ کی جگہ کا عورت کے ختنہ کی
جگہ کے برابر ہونا ہے، اور یہ اس وقت ہوگا جب عضوتناسل کا مکمل سر عورت کی شرمگاہ
میں چھپ جائے، اور جب عورت کی شرمگاہ میں عضوتناسل کا سر غائب ہوجائے تو جماع ہے،
اس سے غسل واجب ہوجائیگا، چاہے انزال ہو یا نہ ہو.

واللہ اعلم.